علم وعمل کی درستگی ہماری انفرادی واجتماعی زندگی کا سب سے گرانقدر سرمایہ ہے، سعادتمندی اور فلاح انسانیت کا ضامن ہے، صحیح علم کی روشنی ہی صراط مستقیم پر گامزن رہنے اور دنیا وآخرت میں منزل مقصود کو پالینے کا ذریعہ ہے، علم انسان کو صحیح راستہ دکھاتی ہے اور اسی کی روشنی میں عمل کامیابی کی منزلوں تک پہونچاتا ہے، علم وعمل ہماری دینی زندگی کا لازمی عنصر ہے، اور جب بھی علم وبصیرت اور صحیح فکر وفہم کی روشنی کمزور پڑے گی آدمی زہد وعبادت اور نیم سحر گاہی کے باوجود کسی بھی قدیم وجدید فتنے کا شکار بن سکتا ہے، شریعت اور دین کا پختہ علم انسان کو نور بصیرت سے منور کرتی اور بروقت رونما ہونے والے تباہ کن فتنوں کو سمجھنے اور حق وباطل کے درمیان فیصلے کی قدرت عطا کرتی ہے، عقائد وعبادات اور اقوال واعمال میں در آنے والے فتنے اور شکوک وشبہات کو دور کر کے صحیح راستہ دکھاتی اور اس کی کمزوری کو سمجھنے میں معاون ومددگار ثابت ہوتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ اسوقت علمی حلقوں سے لے کر عوام الناس اور نوجوانوں میں ایک بڑی تبدیلی رونما ہوئی ہے، ہر جگہ علم وتحقیق اور طلب وجستجو کا دریا بہہ رہا ہے، پہلے کے بنسبت علم وآگہی اور دینی شعور وبیداری کا چلن عام ہوا ہے، تحقیقی رسائل وکتب کی طباعت اور مختلف طرح کے جدید وسائل ابلاغ کے ذریعہ ہر آدمی کے ہاتھ میں نئی تحقیقات اور علماء کے دروس ومحاضرات، تقریر وتحریر بآسانی پہونچتی ہے اور ہر خاص وعام کو استفادے کا بہترین موقع ملتا ہے، ان سب خوبیوں کے باوجود دینی بصیرت اور گہرائی نہ ہونے اور کمزور علم کی بنا پر نوجوانوں کے بہک جانے کا سلسلہ جاری ہے، دوسری طرف علم ومعرفت کی روشنی میں ہمارا عملی گراف سمٹتا اور گرتا چلا جارہا ہے، علم وتحقیق کے موتی بکھیرنے والوں سے لے کر عام مسلمانوں میں بدعملی عام ہوتی چلی جارہی ہے، جب کہ حصول علم کا ثمرہ اعمال صالحہ ہے، لہذا ہر شخص کو عقائد واعمال کے باب میں پختہ علم حاصل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے، اور پھر اسی علم کی روشنی میں عملی زندگی کی مضبوط عمارت کھڑی کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے،

علم وبصیرت کی روشنی میں کسی بھی فتنے کو بروقت پہچاننا اور اس سے امت کو بچانا اہل علم کی ذمہ داری ہے، اللہ تعالی نے قارون، اس کی دولت اور اس کے تکبر وعناد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پس قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا، تو زندگانی دنیا کے متوالے کہنے لگے: کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے، ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور مطابق سنت عمل کریں (القصص: ۷۹-۸۰)

※※ دولت میں چھپے ہوئے فتنے کو جب لوگ پہچان نہ سکے اور اس پر فریفتہ ہو گئے تو اہل علم نے اپنی فراست اور بصیرت کی روشنی میں اس فتنے کو پہچان لیا اور اس سے قوم کو آگاہ کیا، جس سے معلوم ہوا کہ علم کی روشنی ہی فتنوں کے پہچاننے کا ذریعہ ہے، اور کمزور علم رکھنے والے اکثر وبیشتر فتنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہماری تخلیق کا مقصد علم وعمل ہے:

ارشاد باری تعالی ہے: ,, اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی، اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یقینا اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیرے رکھا ہے۔ (الطلاق: ۱۲) اللہ تعالی کی قدرت کاملہ کا علم اور اس کی روشنی میں عبادت کرنا ہی ہماری تخلیق کا اصل مقصد ہے، اس لئے کہ صحیح مانوں میں عبادت کا حق اس وقت تک نہیں ادا کیا جاسکتا جب تک کہ اللہ سے قریب کرنے والے نفع بخش اعمال صالحہ کا علم نہ ہو، اور جس شخص نے علم حاصل کر کے اس پر عمل کیا تو گویا اس نے مقصد تخلیق کو پہچانا اور اس کا حق ادا کیا، دوسری جگہ اللہ تعالی نے فرمایا'' میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت وبندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ (ذاریات: ۵۶) لہذا جو شخص علم والا ہو اور عمل سے اعراض کرے تو وہ مغضوب علیہ کے راستے پر ہے، اور جو شخص بغیر علم وبصیرت کے خوب عبادت اور مجاہدہ کرنے والا ہو وہ گمراہ اور راہ مستقیم سے بھٹکا ہوا ہے، امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے اسی بات کی طرف لطیف اشارہ کرتے ہوئے بیان فرمایا: (إغاثة اللهفان من مصائد الشيطان: ۱/ ۲۴) ,, ہمارے علماء میں سے جن لوگوں میں فساد وبگاڑ داخل ہوا وہ یہودیوں کے مشابہ ہو گئے، اور ہمارے عابدوں اور زاہدوں میں سے جو لوگ فساد کا شکار ہوئے وہ عیسائیوں کے مشابہ ہو گئے،، کیونکہ نصاری نے بغیر علم کے عمل کیا اور گمراہی کا شکار ہوئے، یہود نے حق پہچاننے کے باوجود اعراض کیا اور اللہ کی ناراضگی کا مستحق ٹھہرے،

علم روشنی ہے:

ارشاد باری تعالی ہے:'' اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور بے شک آپ راہ راست کی رہبری کر رہے ہیں (الشوری: ۵۲) معلوم ہوا کہ قرآن کا علم انسان کے لئے ہدایت کا نور اور چراغ ہے، جس کی روشنی میں آدمی ہر طرح کے خطرات اور ہلاکت خیزیوں سے بچتے ہوئے چلتا ہے، اسی لئے کتاب وسنت میں علم اور اہل علم کی بڑی فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: اللہ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا۔ (المجادلہ: ۱۱) امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (معالم التنزيل في تفسير الآية) ایسا مومن جو علم والا ہے اسے بغیر علم والے مومن پر درجہ اور فضیلت حاصل ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالی جس کے ساتھ خیر وبھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اسے دین کی صحیح سمجھ اور فہم دے دیتا ہے۔ (صحیح بخاری: ۷۱)

خیرا: نکرہ واقع ہے جس میں ہر طرح کی بھلائی داخل ہے، دراصل حصول علم کی کوششیں اور آدمی کا شوق وجذبہ، اصلاح احوال کی فکر میں دینی مجلسوں میں شرکت کے لئے نکلنا اور علماء کی صحبت اختیار کرنا، یہ سب اللہ تعالی کی مشیئت اور اس کا ارادہ ہے، اور جو شخص اہل علم کی قدر نہ کرے ان کی مجلسوں سے اپنے آپ کو دور کر لے، علم وبصیرت کی راہ چھوڑ کر بے علم لوگوں کے پیچھے بھاگ رہا ہو، گویا وہ اس خیر وبھلائی سے محروم کر دیا گیا ہے، اسی طرح فقاہت سے مطلوب گہری بصیرت اور سمجھ بوجھ حاصل کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہے، پھر اسی علم کی روشنی میں اولا اپنے نفس سے جہالت کو دور کرے، اور اپنے رب کی بندگی کے آداب کو پہچانے، اللہ تعالی فرماتا ہے:'' اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔ (التوبہ: ۳۳) **الهدى:** سے مراد علم نافع، اور **دين الحق** ,, سے مراد: عمل صالح جو اللہ سے قریب کر دے،، اور یہی دے کر اللہ نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا ہے،

علم بغیر عمل کے نقصاندہ ہے:

جندب بن عبد اللہ الازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھلا دیتا ہے اس چراغ کے مثل ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتی اور خود کو جلاتی ہے۔ (صحیح الجامع: ۵۸۳۱) دنیا میں اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہونچاتا ہے، اور آخرت میں اپنے آپ کو نار جہنم سے جلاتا ہے،'' عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ابن آدم کا قدم اللہ تعالی کی بارگاہ سے اس وقت تک نہ ہٹ سکیں گے جب تک کہ وہ پانچ سوالوں کا جواب نہ دے دے، اور اسی میں سے ایک ہے: ''جو علم حاصل کیا اس کے مطابق کتنا عمل کیا ؟۔ (الصحیحۃ للالبانی: رقم: ۹۴۶)

ایک نوجوان ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بہت سارے سوالات کرتا تھا، ایک دن آپ نے پوچھا: بیٹے! جو مجھ سے سنتے ہو اس پر عمل بھی کرتے ہو؟ کہا: امی جان! عمل تو نہیں کرتا: فرماتی ہیں: بیٹے! میرے اور اپنے خلاف مزید اللہ کی حجتیں قائم نہ کرو،، گویا جس قدر تمہیں علم حاصل ہوگا اسی قدر تم پر حجت پوری ہوتی جائے گی، اور عملی تقصیر اور کوتاہی کی بنا پر تم اللہ تعالی کی وعید کا مستحق بن جاؤ گے،، فضیل بن عیاض رحمہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص علم حاصل کر کے بھی جاہل ہی رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے، اور جب عمل کرنے لگے تب وہ حقیقت میں عالم کہلاتا ہے (اقتضاء العلم للخطیب: ص: ۳۱)

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے بد عملی میں مبتلاء علماء سوء کی خطرناکی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: علماء سو کی مثال یہ ہے کہ: ''جنت کے دروازے پر بیٹھے ہوئے ہیں، لوگوں کو اپنے اقوال سے اس کی طرف دعوت دے رہے ہیں، اور اپنے کردار و عمل سے جہنم کی طرف بلا رہے ہیں، جب وہ اپنی باتوں سے کہتے ہیں، آؤ اس طرف، تو ساتھ ہی اپنے افعال و کردار سے کہتے ہیں کہ اسے مت سنو! اگر یہ اپنی بات میں سچے ہوتے تو سب سے پہلے اسے خود اپناتے، ظاہری صورت میں تو یہ رہبر ہیں مگر حقیقت میں رہزن اور ڈاکو ہیں۔ (الفوائد: لابن القیم: ۸۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ کیچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے پوچھا: جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: آپ کی امت کے وہ خطباء و مقررین ہیں جو لچھیدار تقریریں کرتے تھے مگر خود عمل نہیں کرتے تھے، اور اللہ کی کتاب پڑھتے اور اس پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔ (صحیح الجامع: ۱۲۹، حسن) آج ایسے پیشہ ور واعظوں اور خطیبوں کی کمی نہیں ہے جو تبلیغ دین کے نام پر لوٹ گھسوٹ اور کھلے عام سودا بازی کرنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے، مگر افسوس ایسے دنیا پرست گویّوں کے جرم میں ذمہ داروں اور عوام الناس کا بڑا طبقہ داد و دہش اور موقع فراہم کر کے برابر کا شریک ہے، اللہ تعالی اہل ایمان کو خطاب کر کے فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ کو

سخت ناپسند ہے،، (الصّف: ۲۔ ۳)

سلف صالحین علم حاصل کرنے والوں کو عمل کی خاص نصیحت کرتے، حتی کہ حدیث کا علم حاصل کرنے والوں کا حال یہ ہوتا کہ حدیث پر عمل کر کے حفظ حدیث پر مدد لیتے تھے، علم کی حفاظت اور اسے پائیدار بنانے کا بہترین ذریعہ عمل ہے، جب آدمی علم پر عمل کرنا ترک کر دیتا ہے تو وہ علم ہمارے سینے سے اٹھا لیا جاتا ہے، امام شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: (جامع بیان العلم: ۷۰۹/۱) ہم لوگ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے اس پر عمل کر کے مدد حاصل کرتے تھے،،

امام قاسم بن اسماعیل بن علیؒ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بشر بن الحارث کے دروازے پر جمع تھے، جب آپ گھر سے باہر نکلے تو ہم نے درخواست کی آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے؟ فرمایا: کیا تم لوگ حدیث کا زکاۃ دیتے ہو؟ ہم نے کہا: اے ابونصر! کیا حدیث کی بھی زکاۃ دی جاتی ہے، فرمایا: ہاں! جب تم حدیث سنو تو اس میں جو بھی عمل، نماز، تسبیح وغیرہ پاؤ اس پر عمل کرو۔ (تاریخ دمشق، لابن عساکر: ۱۸۵/۱۰)

اسی طرح منہیات کے باب میں جب علم ہو جاتا کہ کتاب وسنت میں اس کام سے منع کیا گیا ہے تو فوراً اسے ترک کر دیتے اور پھر کبھی قریب نہ جاتے: ''ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالی نے تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری: ۶۶۴۷، مسلم: ۱۶۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اللہ کی قسم! جب سے میں نے یہ سنا کبھی میں نے جان کر اور نہ ہی نقل کرتے ہوئے اس چیز کی قسم کھائی،، اندازہ کیجئے کہ عرب کے لوگ بات بات پر باپ دادا کی قسم کھانے کے عادی تھے، ان کی زبان پر یہ چیز بلا تکلف جاری رہنے والی تھی، مگر علم آنے اور اس کی حرمت کو جان لینے کے بعد پھر کبھی اعادہ نہ کیا،،

آج وسائل علم اور ہر طرح کی سہولیات کے باوجود علم کمزور ہوتا جا رہا ہے، ضرورت ہے کہ ہم علمی مجلسوں اور پختہ کار علماء کرام کے دروس و محاضرات سے مستفید ہوں، منہجی کتابوں سے تعلق پیدا کریں اور ہمیشہ اہل علم سے جڑے رہیں، ہر نازک مسئلے میں اہل علم کی طرف رجوع کریں، اللہ تعالی ہر فتنے سے ہماری حفاظت فرمائے۔

Smile Print, Chembur 9819889864

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کا پیغام

علم کے ثمرات

ترتیب:

محمد ارشد سِکراوی

ناشر:

البر فاؤنڈیشن

۸۲/۸۱، کوٹ والا ہاؤس، ڈاکٹر ماسکرانہاس روڈ، سیتا پھل واڑی، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com ویب سائٹ: www.albirr.in